Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۲

رجسٹرڈ ایل ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱؍

بدھ

۱۲ رجب سنہ ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۱۸ امان ۱۳۳۳ھ | ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۶۳

حادثہ کار میں زخمی ہونیوالے احباب کے لئے درخواستِ دعا

احباب کو علم ہے مورخہ ۱۰ مارچ جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب لوہیوں نا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر قاتلانہ حملہ کی خبر سنکر لاہور سے چنیوٹ جاتے ہوئے کار کا خطرناک حادثہ پیش آگیا تھا۔ جس میں تینوں اصحاب کو شدید چوٹیں آئیں۔

احباب ان تینوں اصحاب کے لئے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خادموں میں سے ہیں درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواستِ دعا } مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی بعارضہ بخار و پیچش بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حملہ آور نے جماعت احمدیہ کے محبوب امام پر حملہ کر کے لاکھوں امن پسند احمدیوں کے دلوں کو شدید طور پر مجروح کیا ہے

سیاسی یا مذہبی اختلافات کے اظہار کا یہ وحشیانہ طریق اور اختلافات کو قوت و زور کے بل پر دبانے کی کوشش ملک کے امن اور سالمیت کیلئے تباہ کن ہے

اس بزدلانہ حملے کے متعلق پوری پوری تحقیقات کی جائے تاکہ اصل مجرم یا مجرموں کو مناسب اور عبرتناک سزا مل سکے

مقامی مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ربوہ کا حکومت سے پُرزور مطالبہ

ربوہ ۱۶ مارچ (بذریعہ تار) مقامی جماعت احمدیہ ربوہ کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملے کی پرزور مذمت کی ہے۔ اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس بزدلانہ حملے کی پوری پوری تحقیقات کی جائے۔ تاکہ اصل مجرم یا مجرموں کو مناسب اور عبرت ناک سزا مل سکے۔ مجلس عاملہ کی قرارداد کا ترجمہ جو جنرل پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ ربوہ کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہوئی ہے حسب ذیل ہے۔

"مقامی جماعت احمدیہ ربوہ کی مجلس عاملہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر بزدلانہ حملے کی پُرزور مذمت کرتا ہے حملہ آور نے اکناف عالم تک پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے محبوب امام پر قاتلانہ حملہ کر کے جماعت احمدیہ کے لاکھوں لاکھ امن پسند ممبران کے دلوں کو شدید طور پر مجروح کیا ہے۔ سیاسی یا مذہبی اختلافات کے اظہار کا یہ وحشیانہ طریق اور ان اختلافات کو قوت اور زور کے بل پر دبانے کی کوشش ملک کے امن اور سالمیت کے لئے تباہ کن ہے۔ اسلامی تعلیمات اور جمہوریت کو برقرار رکھنے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے۔ کہ ایسے بزدلانہ حملوں کی جن کا نشانہ خواہ کسی بھی فرقے یا جماعت کو بنایا جائے۔ صاف اور واضح طور پر مذمت کی جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پاکستان کے تمام صحیح الخیال لوگ ہم سے اتفاق کریں گے۔ جیسا کہ ملک کے بعض سرکردہ اخباروں کے اداریہ مقالوں سے بھی ظاہر ہے کہ ایسے مکروہ جرائم سے آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ خیال کے ان اصولوں کی صریح خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ جن کی اسلام ضمانت دیتا ہے اور یہ جرائم ملک کی ترقی و سالمیت کے سراسر منافی ہیں۔ ہم نہایت پُرزور طریق پر حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہمارے قابل صد احترام امام پر اس بزدلانہ حملے کے متعلق پوری پوری تحقیقات کی جائے۔ تاکہ مبینہ اور حقیقی مجرم یا مجرموں کو مناسب اور عبرت ناک سزا مل سکے"۔

(جنرل پریذیڈنٹ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

بخار اور گاہے گاہے بے چینی کی شکایت بدستور ہے

علاوہ ازیں نقرس کی شکایت بھی ہوگئی ہے

ڈاکٹر صاحب کے نزدیک بحالی صحت کی رفتار تسلی بخش ہے

احباب اپنے پیارے آقا کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۶ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

"لاہور کے مشہور سرجن ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب پیر کی شام کو پھر ربوہ آئے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زخم کی مرہم پٹی کی۔ ان کے نزدیک بحالی صحت کی رفتار تسلی بخش ہے۔ لیکن بخار اور گاہے گاہے بے چینی کی شکایت بدستور ہے۔ علاوہ ازیں نقرس کی شکایت بھی ہوگئی ہے"۔

تار کا انگریزی متن درج ذیل ہے:-

"Doctor Riaz Qadir famous Surgeon of Lahore came to Rabwah again monday evening and dressed Hazrat's wounds He considers progress Satisfactory but fever and occasional restlessness Continue. Hazrat has also developed gout attack (Private Secretary Rabwah)

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۵۴ء

حضور ایدہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بخطبہ جمعہ ۱۲ مارچ کو احمدیہ ہال کراچی میں فرمایا المصلح میں اس کا خلاصہ شائع ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ احباب نے اس کو نہایت غور سے پڑھا ہوگا۔ اور جو تحریک چوہدری صاحب نے کی ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونے کا عزم بالجزم احباب کر چکے ہوں گے۔ ذیل میں ہم احباب کی یاددہانی کے لئے اس تحریک کے متعلقہ المصلح سے حوالہ پھر نقل کر دیتے ہیں۔

"اول یہ کہ اگلے جمعہ تک جماعت احمدیہ کراچی کا کوئی فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت بوڑھا ہو یا بچہ ایسا نہ رہے کہ جس نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق تحریک جدید کا وعدہ نہ لکھوا دیا ہو اور محبت و عقیدت اور اخلاص و وابستگی کے اظہار کا دوسرا اور اصل طریق یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص ۵ اپریل تک دوسرے چندوں میں کمی کئے بغیر اپنا تحریک جدید کا وعدہ یکمشت ادا کر دے۔ اور اگر ہم میں سے ہر شخص ایک ہفتہ کے اندر اندر تحریک جدید کا وعدہ لکھوا دیتا ہے۔ اور پھر ۵ اپریل تک تنگی ترشی برداشت کر کے اسے یکمشت ادا بھی کر دیتا ہے۔ تو یقیناً یہ علامت ہوگی اس بات کی کہ ہمیں فی الواقعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے ساتھ وابستگی ہے اور اس آسمانی تنبیہہ کے بعد ہم میں سے ہر ایک میں وہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ جو اس کے نتیجہ میں یقیناً پیدا ہو جانی چاہیئے تھی۔"

چوہدری صاحب کی یہ تحریک ایسی نہیں ہے۔ جس پر عمل کرنے میں احباب کو کچھ بھی مشکل درپیش آ سکتی ہو۔ اول چیز یہ کہ ہر احمدی تحریک جدید کا وعدہ کرے۔ اور کوئی ایسا نہ رہے جس نے وعدہ نہ کیا ہو ان آسانیوں کے پیش نظر جو ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پیدا کر دی ہیں۔ ایک ایسا شخص بھی جو بالکل بے کار ہو عمل کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضور نے ایسے لوگوں کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ کم از کم پانچ روپے کا وعدہ ایک سے زیادہ احباب مل کر ایک وعدہ کی صورت میں پیش کر سکتے ہیں۔ ایسی آسانی کی موجودگی میں کوئی احمدی مرد عورت بوڑھا جوان حتیٰ کہ شیر خوار بچہ بھی اس ثواب عظیم سے محروم نہیں رہ سکتا۔ جو تحریک جدید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وابستہ کر دیا ہے۔ اگر جیسا کہ یقین ہے ایسا ہی ہوگا۔ جماعت کے شیر خوار بچہ تک اس کار خیر میں شامل ہو جائیں۔ تو جیسا کہ ہم نے پہلے بھی واضح کیا ہے جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے بنیان مرصوص کی ایک جیتی جاگتی مثال بن جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی اور بھی محبوب بن جائے گی۔ جیسا کہ اس نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے۔ اور یقیناً وہ آگے سے بھی زیادہ اس کی مدد کے لئے کھڑا ہوگا۔

دوسری ضروری بات اس ضمن میں چوہدری صاحب نے جو فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ہم صرف وعدہ ہی نہ کر چھوڑیں۔ اور اس امر کا انتظار کرتے رہیں۔ کہ کب فالتو روپیہ دستیاب ہوتا ہے کہ ہم وعدہ پورا کریں۔ بلکہ آپ کی تحریک یہ ہے کہ ہم ۵ اپریل تک تمام کے تمام اپنے وعدے پورے کر دیں۔ خواہ اس میں ہمیں کتنی ہی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ظاہر ہے کہ جو وعدہ ہم کل پورا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ اگر چاہیں تو آج بھی پورا کر سکتے ہیں۔ چوہدری صاحب نے اس ضمن میں جو کچھ فرمایا ہے۔ اس پر دوبارہ غور فرمائیے آپ فرماتے ہیں۔

"پچھلے دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لاہور میں نئی مسجد تعمیر کرنے کی اہمیت پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس میں حضور نے احباب کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اتنی بڑی مسجد بنائیں کہ وہ اسے خود پر بھی نہ کر سکیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیرت یہ کبھی بھی برداشت نہیں کرے گی۔ کہ بندوں کی اخلاص سے تعمیر کی ہوئی مسجد خالی رہے۔ وہ خود لوگ لائے گا۔ اور مسجد کو کسی حال میں بھی خالی نہیں رہنے دے گا۔ اسی طرح میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ تم انفاق فی سبیل اللہ سے کام لے کر اپنے اموال میں خلا پیدا کرتے چلے جاؤ تاکہ خدا تعالیٰ کی غیرت بھی جوش میں آ کر اس خلا کو پورا کرتی رہے۔ تم اپنی قربانیوں کو ایسے معیار پر پہنچا دو اور انہیں ایسے والہانہ رنگ میں ادا کرو کہ تمہاری حالتِ زار کو دیکھ کر خدا کی غیرت جوش مارنے لگے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ جائے۔ کہ اگر میں نے ان پر اپنا رحم نازل نہ کیا۔ تو یہ اپنے تئیں میری راہ میں ہلکان کر لیں گے"

آپ نے خطاب جلسہ سالانہ میں فرمایا۔

"اب ہمارے لئے دین کا جلد بدل چکا ہے۔ ہم قربانی و ایثار کے سابقہ معیار پر مطمئن ہو کر بس بیٹھ رہ سکتے۔ یہ درست ہے جیسے ہوا کہ آج دنیا میں دوسری قوموں کو محض مادی اغراض لے نے ہم جیسے بڑھ کر قربانی آتی رہی ہے اور وہ اسی خوشی نہایت خندہ پیشانی سے یہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ اپنے امتیاز پر برقرار رکھنے کے لئے اب ہمیں بھی دین کی خاطر قربانیوں کے معیار کو بڑھانا پڑے گا۔ جو مرحلہ پہلے قربانیوں کی انتہا شمار ہوتا تھا۔ اسے اب ہمیں نقطۂ آغاز کے طور پر شمار کرنا ہوگا۔ اس عزم کے ساتھ قربانیاں کرنی ہوں گی۔ کہ ہم متواتر قربانیوں کے معیار کو بلند کرتے رہیں گے۔"

چوہدری صاحب نے اس ضمن میں جو سب سے مؤثر بات فرمائی ہے اور جو ہر احمدی کے دل میں بیٹھ جانی چاہیئے۔ اور اس کو تحریک کرنے والی ہے یہ ہے۔

"آج جبکہ حضور گردن جیسی نازک جگہ میں ایک نہایت خطرناک زخم کی وجہ سے بیمار پڑے ہیں۔ اور حضور کا ذہن خدمت اسلام کی سکیموں کو بروئے کار لانے کی راہیں تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ ہم سب سے بڑی خوشی جو حضور کو پہنچا سکتے ہیں۔ وہ ہماری تاریں اور خطوط نہیں۔ دیوانہ وار ربوہ پہنچنا بھی نہیں۔ اسی طرح منہ کے زبانی دعوے اور اخباروں کے یہ اعلان بھی نہیں۔ کہ ہم اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ ہاں خدمتِ اسلام کی راہ میں ہمارا فوری اور بروقت عمل ہی وہ چیز ہے۔ جو ہمارے لئے حضور کی خوشنودی حاصل کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔ پس ہمیں جلد از جلد تحریک جدید میں عملی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے بعد مزید قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ ہماری ہر حرکت و سکون اس بات کی گواہی دینے لگے کہ ہم اس تنبیہہ کو سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے دل اس عزم سے لبریز ہیں۔ کہ ہم آئندہ اس نعمتِ عظمےٰ کی ایسی ہی قدر کریں گے۔ جیسی کہ ہمیں فی الواقعہ کرنی چاہیئے۔"

(المصلح ۱۶ مارچ ۱۹۵۴ء)

کون نام کا احمدی بھی ایسا ہو سکتا ہے جو اس اپیل سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکے۔ کون احمدی ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنا سب کچھ نثار کرنے کو تیار نہیں۔ چوہدری صاحب نے ان الفاظ سے احمدیوں کی اس رگ کو چھیڑا ہے۔ جو پہلے ہی سے مضطرب ہے۔ اس کے متعلق ہمارا کچھ مزید کہنا ضروری نہیں۔ صرف احباب اتنا خیال کر لیں کہ ان میں سے کون ہے۔ جو وعدہ کے چند روپے حضور کی خوشنودی کے لئے فوراً خرچ کرنے کو تیار نہیں ہوگا۔ بیشک ہمارا آقا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت اولوالعزم اور نہایت بلند حوصلہ ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ ہماری قربانیوں سے ضرور خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے سامنے جو کام ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کی امداد حاصل کرنے کا ذریعہ وہی ہے۔ جس کی طرف چوہدری صاحب نے اشارہ کیا ہے کہ

"ہماری حالتِ زار دیکھ کر خدا تعالیٰ کی غیرت جوش مارنے لگے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ جائے۔ کہ اگر میں نے ان پر اپنا رحم نازل نہ کیا۔ تو یہ اپنے تئیں میری راہ میں ہلکان کر لیں گے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا ریکارڈ

— سنانے کا انتظام —

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کے موقعہ پر جو تقریر سیر روحانی کے موضوع پر فرمائی تھی۔ وہ ریکارڈ کر لی گئی ہے۔ اور نظارت ہذا مغربی پاکستان کی مختلف جماعتوں میں اس تقریر کے سنائے جانے کا انتظام کر رہی ہے اگر اس تقریر کے سننے کے لئے قریب قریب کی جماعتیں ایک مرکزی مقام میں جمع ہو سکیں تو اس سے وقت بچے گا۔ اور سہولت ہوگی۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ تمام جماعتوں کے ذمہ دار کارکنوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مطلع فرمائیں کہ اپنے اپنے حلقہ میں کس کس جگہ تقریر سنائے جانے کا انتظام کرنا چاہتے ہیں۔ اور مجوزہ مقام میں کتنی جماعتوں کے احباب کے شامل ہونے کی توقع ہوگی۔

تقریر تقریباً پانچ گھنٹہ کی ہے۔ اس لئے اس امر سے بھی اطلاع دی جائے۔ کہ تقریر ایک ہی نشست میں سننا چاہتے ہیں۔ یا ایک سے زیادہ نشستوں میں اور مجوزہ مقام میں بجلی ہے تو کونسی کرنٹ .A.C یا .D.C یہ اطلاعات ۳۱ مارچ ۱۹۵۴ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دی جائیں۔ تا پروگرام کے متعلق فیصلہ کیا جا سکے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ابتلا آتے ہیں انکی غرض قلوب کی اصلاح ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا آج سے چوبیس۲۴ سال قبل کا ایک خطبہ جمعہ (قسط ۲)

غرض خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنی مخلوق کو جگانے کے لئے مصائب نازل کرتا رہتا ہے سو مومنوں کے لئے ان مصائب کا نام اس نے ابتلاء رکھ دیا ہے اور منکروں کے لئے عذاب مومنوں کے لئے صرف عزت کے لئے اور نام رکھ دیا تا ان کے

احترام میں فرق

نہ آ ئے۔ اور تا دنیا یہ نہ کہے کہ خدا اور اس کے رسولوں کو ماننے والے بھی عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ ورنہ چیز ایک ہی ہے۔ جیسے ہم کسی سے کہتے ہیں۔ کھانا ٹھونس لو۔ کسی سے کہتے ہیں۔ کھانا کھا لیجئے۔ اور کسی سے کہتے ہیں تناول فرمایئے۔ بات تو ایک ہی ہے۔ لیکن ٹھونس لو کہنا ناراضگی کے لئے۔ کھا لیجئے۔ برابری کے لئے اور تناول فرمایئے اعزاز کے لئے ہے ورنہ بات ایک ہی ہے۔ اسی طرح مومن اور کافر دونوں کو مصائب اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ مگر نام دونوں کے لئے الگ الگ رکھ دیئے گئے۔ کافر کی تکالیف کا نام عذاب اور مومن کی تکالیف کا ابتلاء رکھ دیا گیا۔ پھر مقصد بھی ایک ہی ہے۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ غافل لوگ بیدار ہوں۔ اور جو بیدار ہو چکے ہیں وہ اور ترقی کریں۔ مگر بعض ان عذابوں اور ابتلاؤں سے ترقی کرنے کی بجائے ٹھوکر کھاتے اور اپنی اپنی حالت کے مطابق اور پیچھے جا پڑتے ہیں۔ مومن تو فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن جس کے

ایمان میں خلل

ہو وہ ٹھوکر کھا جاتا ہے۔

مولانا روم نے اپنی مثنوی میں ایک روایت لکھی ہے۔ بلحاظ روایت تو اس کی صحت کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن سبق حاصل کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

حضرت لقمان

کو بچپن میں کوئی شخص اٹھا کر لے گیا اور کسی تاجر کے پاس فروخت کر دیا۔ آپ اس تاجر کے پاس رہنے لگے۔ آپ کی لیاقت اور ذہانت کو دیکھ کر وہ تاجر آپ سے بے حد محبت کرتا اور آپ کو اپنے بچوں کی طرح رکھتا۔ حتیٰ کہ آپ کے بغیر کوئی چیز نہ کھاتا۔ اور جب کچھ کھانے لگتا تو ان کو بھی شریک کر لیتا۔ ایک دفعہ اس کے ایک گماشتہ نے کسی دور دراز علاقہ سے اس کے لئے

بے موسم کا خربوزہ

بھیجا۔ تاجر نے اس کی ایک قاش کاٹ کر حضرت لقمانؑ کو دی۔ آپ نے اسے نہایت مزے سے کھایا۔ تاجر سمجھا بہت مزیدار ہے اس لئے اس نے ایک اور قاش دی۔ وہ بھی انہوں نے اسی طرح مزے سے کھائی۔ اس پر اس کی طبیعت بھی چاہی کہ ایسا مزیدار خربوزہ خود بھی کھائے۔ اور ایک کاٹ قاش کاٹ کر اس نے اپنے منہ میں ڈالی۔ مگر اسے معلوم ہوا کہ خربوزہ

سخت کڑوا

ہے۔ اس پر حضرت لقمان سے ناراض ہوا۔ کہ میں تو تمہارے مزے کی خاطر تمہیں دے رہا تھا اگر کڑوا تھا۔ تو تم نے مجھے بتا کیوں نہ دیا۔ یا اپنے چہرہ سے اس کی کڑواہٹ کا اظہار کیوں نہ کیا۔ حضرت لقمانؓ نے جواب دیا۔ جس ہاتھ سے میں اتنی میٹھی چیزیں کھا چکا ہوں۔ اس سے ایک کڑوی ملنے پر میں اس قدر احسان فراموش کیوں بنتا۔ کہ منہ بنانے لگتا۔

مومن کا کام ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے زجر ہو۔ تو بھی اپنے ایمان کو متزلزل نہ ہونے دے کیونکہ قرآن شریف میں

منافق کی علامت

یہ بتائی گئی ہے۔ کہ جب تک اسے ہم نعمتیں دیتے جائیں وہ خوش رہتا ہے۔ لیکن جب ہاتھ روک لیں۔ ناراض ہو جاتا ہے۔ مگر مومن ابتلا میں ثابت قدم رہتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ایک

عبرت انگیز واقعہ

ہے۔ آپ جنگ تبوک کے لئے نکلے۔ بعض لوگ پیچھے رہ گئے آپ ان پر ناراض ہوئے۔ اور حکم دیا۔ ان سے کوئی کلام نہ کرے۔ اور کچھ دنوں کے بعد حکم دیا۔ ان کی بیویاں بھی ان سے علیحدہ رہیں۔ خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ کتنی بڑی سرزنش تھی۔

ایک صحابی

بیان کرتے ہیں۔ میں متواتر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا۔ اور آ کر السلام علیکم کہتا۔ اور خیال کرتا۔ آپ بولیں گے تو نہیں۔ مگر شاید منہ میں جواب دیں۔ اسلئے آپ کے ہونٹوں کی طرف دیکھتا۔ لیکن جب کوئی حرکت نہ ہوتی تو اٹھ کر چلا جاتا۔ اور دوبارہ آ کر السلام علیکم کہتا۔ اور پھر ہونٹوں کی طرف دیکھتا۔ جب ہونٹوں میں حرکت نظر نہ آتی۔ تو پھر باہر چلا جاتا۔ اور پھر آتا۔ اسی طرح آتا جاتا رہتا ایک دفعہ میں اپنے بھائی کے ساتھ ہو لیا جس سے مجھے اتنی محبت تھی۔ کہ ہمیشہ ہم اکٹھے کھانا کھاتے تھے۔ اس سے میں باتیں کرتا گیا۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے تنگ آ کر کہا کہ تو تو اچھی طرح جانتا ہے۔ میں منافق نہیں ہوں محض غفلت کی وجہ سے پیچھے رہ گیا۔ اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔ اس پر میں نے خیال کیا۔ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ اتنا عزیز بھائی بھی میری طرف توجہ نہیں کرتا۔ میں دل برداشتہ ہو کر بازار کی طرف چلا گیا۔ راستے میں مجھے بعض لوگوں نے بتایا کہ ایک اجنبی تمہیں پوچھتا پھرتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک شخص نے پوچھا کیا تم مالک ہو۔ وہ شخص

غسان کے فرمانروا کا ایلچی

تھا۔ جو سرحد پر سلطنت روما کے ماتحت ایک عیسائی ریاست تھی۔ اس نے مجھے ایک خط دیا جس میں لکھا تھا۔ ہمیں معلوم ہے۔ تم کتنے معزز آدمی ہو۔ اور قوم میں تمہیں کس قدر رسوخ اور تصرف حاصل ہے۔ مگر خبر ملی ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے تم سے ایسا برا سلوک کیا ہے۔ جو ذلیل لوگوں سے بھی نہیں کیا جاتا۔ اس کا ہمیں بہت افسوس ہے۔ اگر تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ تو ہم تمہارا مناسب اعزاز کریں گے۔ میں نے یہ خط پڑھ کر دل میں کہا یہ

شیطان کا آخری حملہ

ہے خط لانے والے سے میں نے کہا۔ آؤ اس کا جواب دوں۔ میں اسے ساتھ لے کر چلا۔ آگے ایک تنور جل رہا تھا۔ میں نے خط اس میں پھینک کر کہا۔ اپنے آقا سے جا کر کہہ دو۔ کہ اس کے خط کا یہ جواب ہے۔ یہ کہہ کر میں گھر آ گیا۔ کہ چونکہ کوئی بات تو کرتا نہیں تھا۔ اسلئے میں اب گھر میں ہی رہنے لگا۔ آخر ایک دن صبح کی نماز کا وقت تھا۔ کہ میں نے سنا کہ ایک شخص دور پہاڑی سے آواز دے رہا ہے۔ مالک مبارک ہو۔ خدا اور اس کے رسولؐ نے تمہیں معاف کر دیا

مالک مالدار آدمی تھے۔ اور جنگ سے بھی وہ اسی لئے رہ گئے تھے۔ کہ انہوں نے سمجھا۔ میرے پاس سواری ہے۔ جب چلوں گا۔ لشکر میں جا کر شامل ہو جاؤں گا۔ مگر وہ اسی خیال میں رہ گئے انہوں نے کہا۔ میں چونکہ مال و دولت کی وجہ سے جہاد سے محروم رہا ہوں۔ اس لئے

اپنی ساری جائداد

خدا تعالےٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ اور ایسی وفاداری سے اس عہد کو نباہا کہ جس شخص نے سب سے پہلے آپ کو مبارکباد دی۔ اسے بھی اپنے ایک دوست سے قرضہ لے کر تحفہ دیا اپنے مال سے کچھ نہ دیا۔ کیونکہ وہ ان کے نزدیک ان کا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا ہو چکا تھا۔ تو مومن

ابتلاء میں ترقی

کرتا ہے۔ لیکن منافق اور بھی گر جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو ابتلاء آتے ہیں۔ وہ اسلئے آتے ہیں کہ لعلھم یرجعون جب کافر پر عذاب بھیجنے سے بھی خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اس کی طرف لوٹے تو مومن پر ابتلاء اسے اپنے سے دور کرنے کے لئے کس طرح ہو سکتا ہے۔ جو شخص دشمن کو بھی اس کے فائدہ کے لئے سزا دیتا ہے وہ دوست کو نقصان کے لئے کس طرح تکلیف دے سکتا ہے۔ لیکن بعض نادان اپنے نفع و نقصان اور مفید و مضر میں امتیاز نہ کر سکنے کی وجہ سے سخت ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو عذاب پہنچتا ہے۔ اس کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ دلوں کو صاف کرے۔ اگر انسان اس سے سبق حاصل کرے۔ تو وہی اس کے لئے

برکت کا موجب

ہو جاتا ہے۔ اور اگر دور جا پڑے تو اللہ غنی ہے اسے کسی کی پرواہ نہیں۔ اسلئے تم پر بھی جب کوئی مصیبت آ جائے۔ تو اگر اپنے آپ کو منافق سمجھتے ہو تب بھی یہی خیال کرو۔ کہ اس کی غرض لعلھم یرجعون ہے اور اگر اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا دوست سمجھتے ہو تو یہ خیال کرو۔ کہ جب کوئی ذلیل انسان بھی اپنے دوست کو نقصان نہیں پہونچاتا تو خدا تعالےٰ اپنے دوست کو کس طرح ضائع کر سکتا ہے۔ بس یقین رکھو۔ کہ وہ ابتلاء بھی تمہارے اعزاز کے لئے ہے تباہی کے لئے نہیں

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

فلسفۂ احکام اسلام

بعث بعد الموت کا اسلامی نظریہ اور علوم جدیدہ

(۳)

(از میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب پشاور)

بعث بعد الموت کے متعلق صحیح عقیدہ

اس تمہید کے بعد اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔ اس ضمن میں سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ بعث کیا شے ہے۔ اور اس کے متعلق اسلام کی صحیح تعلیم کیا ہے۔ اس کے جواب میں میں احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں بعث کے متعلق صحیح عقیدہ کا ذکر کروں گا۔ کہ وہی حقیقی اسلامی عقیدہ ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ اپنی ایک تصنیف "دعوۃ الامیر" کے صفحہ ۸ پر تحریر فرماتے ہیں:-

عقیدہ نمبر ۹:- "ہم اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ مرنے کے بعد انسان پھر اٹھایا جائے گا۔ اور اس کے اعمال کا اس سے حساب لیا جائیگا۔ جو اچھے اعمال کرنے والا ہوگا۔ اس سے نیک سلوک کیا جائیگا۔ اور جو اللہ تعالےٰ کے احکام کا توڑنے والا ہوگا۔ اسے سخت سزا دی جائیگی۔ اور کوئی تدبیر نہیں جو انسان کو اس بعث سے بچا سکے۔ خواہ اس کی ہڈیاں تک جلادی جائیں۔ خواہ اس کے جسم کو ہوا کے پرندے یا جنگل کے درندے کھا جائیں۔ خواہ زمین کے کیڑے اس کے ذرے ذرے کو جدا کردیں۔ وہ پھر بھی اٹھایا جائیگا۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حساب دیگا۔ کیونکہ اس کی قدرت کاملہ اس امر کی محتاج نہیں۔ کہ اس کا پہلا جسم ہی موجود ہو۔ تب ہی وہ اس کو پیدا کرسکتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ اس کے باریک سے باریک ذرہ یا لطیف حصہ روح سے بھی پھر اس کو پیدا کرسکتا ہے۔ اور ہوگا بھی اسی طرح۔ جسم خاک ہوجاتے ہیں۔ مگر ان کے باریک ذرات فنا نہیں ہوتے۔ اور نہ وہ روح جو جسم انسانی میں ہوتی ہے۔ خدا کے اذن کے بغیر فنا ہوسکتی ہے۔"

روح کے صرف لطیف حصّہ کا بعث ہوگا

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ بعث صرف روح کا ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ موجودہ مادی جسم کا بھی لطیف حصہ (جو روحانی ہی ہوگا) دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔ جسم چونکہ کثیف ہے۔ اسی لئے اس کا بیشتر حصہ مٹی یا آگ کی نظر ہو جائیگا۔ یا درندوں اور پرندوں کے پیٹ میں چلا جائیگا۔ یا پانی (سمندر دریا) میں گل سڑ جائیگا۔ مگر اس کا لطیف (روحانی) ذرہ بچا لیا جائیگا۔ جس کو برزخ میں نشوونما دے کر نیا روحانی جسم تیار کیا جائیگا۔ اسی طرح برزخ میں روح کے بھی ایک حصہ کا بعث ہوگا۔ روح کا "مادہ" چونکہ نسبتاً لطیف ہے۔ اس لئے اس کے الطف حصہ کا بھی بعث ہوگا۔ مگر نسبتاً کم لطیف حصہ فنا ہوسکتا ہے۔ شاید بعضوں کو یہ سنکر تعجب ہو۔ کہ روح کے بھی صرف لطیف حصہ کا بعث ہوگا۔ مگر پیدائش انسانی پر نظر رکھنے والوں کے لئے یہ امر باعث استعجاب نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔ کما بدا٫نا اول خلق نعیدہٗ۔ پھر آتا ہے۔ ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقنٰکم من نطفۃ...... (الخ۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ انسان کو بعث بعد الموت کے سربستہ رازوں کو کھولنے اور اس عقدہ کو حل کرنے کے لئے اپنی پہلی پیدائش پر غور کرنا چاہیئے۔ اور رحم میں جنین کی نشوونما سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ (اسکی تفصیل آگے آئیگی) اب مختصراً عرض ہے۔ کہ جسم انسانی کی پیدائش بھی نطفہ کے صرف لطیف حصہ سے ہی ہوتی ہے۔ اور نسبتاً کثیف اور غلیظ حصہ سے آنول اور نال وغیرہ بنتے ہیں۔ جو جنین کی حفاظت کرتے اور اس کے لئے خوراک (خون مادر) اور سانس وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ مگر ان سب زوائد کو بعد ولادت مٹی میں دفن کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح روح انسانی بھی برزخ (قبر) میں رکھی جائیگی۔ اور اس کی اسی طرح دوبارہ نشوونما ہوگی۔ جس طرح نطفہ کی رحم مادر میں ہوئی تھی۔

کیا بعث بعد الموت صرف روح کا ہے یا جسم بھی شامل ہوگا؟

یہ ایک اہم سوال ہے۔ جو صدیوں سے زیر بحث چلا آرہا ہے۔ اور اخروی زندگی کے ماننے والوں میں بھی اس کی حقیقت کے متعلق اختلاف رہا ہے۔ بعض کا عقیدہ ہے۔ کہ اخروی زندگی جسمانی ہے۔ بعض صرف روحانی زندگی کے قائل ہیں۔ اور بعض کے نزدیک حیات بعد الممات جسمانی اور روحانی دونوں طور پر ہوگی۔ مسلمانوں میں بھی یہ اختلاف دیر سے چلا آرہا ہے۔ آیا کہ یہی جسم دوبارہ زندہ ہوگا۔ یا وہ کوئی اور جسم ہوگا۔ حسن اور قتادہ کے نزدیک اخروی زندگی اسی مادی جسم کے ساتھ ہوگی۔ مگر حضرت ابن عباسؓ نے آیت یوم یقوم الروح والملٰئکۃ صفًّا میں روح سے مراد ارواح بنی آدم لیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اگلے جہان کی زندگی کو اسی مادی جسم کے ساتھ نہیں سمجھتے تھے۔ ان کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ جسم انسانی فنا ہو جاتے ہیں۔ اور صرف ارواح انسانی کو اگلے جہان میں زندگی دی جاتی ہے۔ حسن اور قتادہ نے اس روح سے مراد بنو آدم لیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک زندگی اسی مادی جسم کے ساتھ ہوگی۔

حضرت امام غزالی کا عقیدہ

متقدمین میں سے حضرت امام غزالی رح بھی جسم کی بعثت کے قائل تھے۔ اور انہوں نے تو اس معاملہ میں یہاں تک زیادتی کی ہے۔ کہ حشر اجساد کے منکرین پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی ایک تصنیف "المنقذ من الضلال" میں فرماتے ہیں (ترجمہ) مسائل ثلاثہ (جن میں ان کی تکفیر واجب ہے) جمیع اہل اسلام کے مخالف ہیں۔ ازاں جملہ ان کا یہ قول ہے۔ کہ قیامت کو حشر اجساد نہیں ہوگا۔ اور محل ثواب و عذاب ارواح مجردہ ہی ہوں گی۔ اور عذاب ثواب فقط روحانی ہوگا۔ نہ جسمانی۔ یہ تو انہوں نے سچ کہا۔ کہ وہاں عذاب و ثواب روحانی ہوں گے۔ لیکن یہ جھوٹ کہا۔ کہ جسمانی نہیں ہوں گے۔ اور ایسی باتیں کرکے شریعت کا انکار کیا"...... مگر ظاہر ہے۔ کہ منکرین حشر اجساد پر اس بنا پر کفر کا فتویٰ لگانا جائز نہ تھا۔ کیونکہ یہ انکار محض اور قطعی نہیں ہے۔ صرف تفصیلات اور کیفیات میں اختلاف تھا۔ اور یہ اسی قسم کا اختلاف ہے۔ جس طرح کا اختلاف ہمارا اور دوسرے مسلمان بھائیوں کا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں ہے۔ دونوں فریق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ مگر اسکی تشریح میں بظاہر اختلاف ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ تاویل کرنے والے پر کفر کا فتویٰ ناجائز ہوتا ہے۔

سرسید احمدؒ خاں کا نظریہ

سرسید احمدؒ خاں اس عام قول کو کہ جب خدا تعالےٰ حشر کرنا چاہے گا۔ تو ہر روح کو ایک ایک جسم عطا فرمائے گا تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے نزدیک "جن اجساد کے حشر کرنے کا اشارہ قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔ ان سے وہی اجسام لطیف مراد ہیں۔ جو ارواح ابدان انسانی سے مفارق ہونے کے بعد عالم قدس میں لے کر آتے ہیں۔ ارواح کا دنیا سے اجسام لطیف کے ساتھ متعلق ہوکر عالم قدس میں پہنچنا ہی ان کا حشر ہے۔" (تفسیر القرآن) (باقی)

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اولاد کے حق میں دردمندانہ دعائیں

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے

وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھکو دیا ہے

عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال
نہ آوے ان کے گھر تک رُعب دجال

بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال
نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال

یہی امید ہے دل نے بتادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ

نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ
مرے مولیٰ انہیں ہر دم بچانا

یہی امید ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا الم کا بے بسی کا

یہ ہو۔ میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

بشارت تو نے پہلے سے سنادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

لجنات اماء اللہ توجہ فرمائیں

سالانہ امتحان ہو رہے ہیں۔ گذشتہ سالوں کی طرح لجنات کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ غریب بچوں کے لئے پرانے کورس جمع کریں۔ اور جو لجنات نئے کورس خریدنے کے لئے فنڈ اکٹھا کرسکیں۔ وہ بچوں کو رقم مہیا کرکے امداد دیں۔

(جنرل سیکرٹری شعبہ خدمت خلق)

سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ عمرہ کے لئے دردمندانہ دعائیں اور صدقات

جہلم:۔ جماعت کے تمام افراد اس المناک خبر کو سنتے ہی اپنا تمام کاروبار بند کر کے پر نم آنکھوں کے ساتھ اپنے پیارے امام کی درازئ عمر اور صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں کرتے ہوئے مسجد میں جمع ہو گئے۔ تمام دن کاروبار بند کر کے بارگاہ ایزدی میں دعاؤں میں مصروف رہے۔

(امیر جماعت احمدیہ جہلم)

دیناپور:۔ مسجد احمدیہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عمر درازی کے لئے دعا کی گئی۔ اور چار دیگیں چاولوں کی خیرات کی گئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ منظور فرما کر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت کاملہ مرحمت فرماوے اور ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین (سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ دیناپور)

گھوگل و گلوٹیاں کلاں ضلع سیالکوٹ:۔ جماعت کے تمام افراد نے مل کر حضور کی صحت و عمر درازی کے لئے دعا کی اور نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد مسجد میں ہی حضور کی صحت کے لئے دوستوں نے جن میں بچے اور مستورات بھی شامل تھیں۔ صدقہ کے لئے چندہ دیا۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی آنہ آنہ دو دو پیسے دیئے گھروں میں بھی انفرادی صورت میں صدقات کئے جا رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے امام کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے اور حضور کو لمبی عمر دے اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ (سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھوگل و گلوٹیاں کلاں)

جیکب آباد:۔ تمام دوستوں نے حضور پُر نور کی صحت کے لئے دردمندانہ دعائیں کیں۔ اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد از جلد صحت عطا فرماوے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جیکب آباد سندھ)

ہمارا پیارا اسلم

(از مکرم خان بہادر محمد دلاور خانصاحب)

میجر محمد اسلم خانصاحب جو میرے داماد تھے۔ ۱۲ فروری کو صبح ۸ بجے مظفر آباد ہسپتال میں مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون ایک روز قبل قریباً ۳ بجے وہ جیپ میں میجر جنرل آدم خان کے تین لڑکوں کے ساتھ سڑک پر جا رہے تھے کہ اچانک پہاڑ گرا اور سر پر چوٹ لگی۔ چوٹ کی وجہ سے وہ بے ہوش رہے پھر صبح ہسپتال میں اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ مرحوم پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑ گئے ہیں۔ مرحوم پنجوقتہ نماز کے علاوہ تہجد گزار بھی تھے۔ جس طرح ظاہری شکل کی خوبصورتی اللہ تعالےٰ نے عطا کی تھی۔ اسی طرح باطنی خوبیوں کے بھی مالک تھے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو مرحوم کی جدائی پر صبر جمیل عطا کرے۔ ہمارے بہت سے دوستوں نے تعزیت کے تار اور خطوط بھیجے ہیں۔ ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ فرداً فرداً جواب سے ہمیں معذور تصور فرمائیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مرحوم کے بیٹے محمد زبیر اور اس کی پانچ بہنوں کو صالح لمبی خوش حال زندگی عطا کرے اور ان کی والدہ کو بھی اور ان سب کا غم اللہ تعالےٰ خوشی میں تبدیل کرے۔ اور مرحوم کو جنت فردوس میں جگہ عطا کرے۔

درخواست دعا:۔ میری اہلیہ کی صحت کئی ماہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ بشیر الدین جنجوعہ۔ مڈھ رانجھا۔ ضلع سرگودھا

پتہ جات مطلوب ہیں

(۱) میاں عبد الحمید صاحب ولد مولوی عبد الستار صاحب حیدر آبادی جو نیشنل بنک مری روڈ راولپنڈی میں اکونٹنٹ تھے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے مطلع فرما دیں۔ (نظارت بیت المال)

(۲) مکرم اللہ دتا صاحب ولد خوشی محمد صاحب موصی ساکن چک ۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا کا ایڈریس اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصی خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو دفتر ہذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرما دیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(۳) شیخ محمد حنیف صاحب ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب فیروز پوری کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست انکے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

(۴) مولوی محمد طفیل صاحب مولوی فاضل گذشتہ ایام میں نواب شاہ میں تھے ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کو علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرنے کے سلسلہ میں
مجلس کوئٹہ کی قابل تقلید مثال!

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب قائد مجلس کوئٹہ حضور کی خدمت میں اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی مقامی مجلس نے زائد آمدنی پیدا کرنے کے سلسلہ میں دو تجاویز پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جمعہ کے روز ان کو ۸/۴/۰ روپے آمدنی بھی ہوئی۔ پہلی تجویز کے مطابق انہوں نے مکرم بشیر احمد صاحب کے صابن سازی کے کارخانہ میں اپنے خدام کے ذریعہ صابن سازی کا کام شروع کیا ہے۔ سرمایہ مکرم قائد صاحب کا ہے۔ اور سامان مکرم بشیر احمد صاحب نے پیش کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئٹہ کے سرد موسم کے پیش نظر خدام چائے تیار کر کے دور سے آئے ہوئے احمدی احباب کو عام ریٹ پر پیش کرتے ہیں۔ اور کچھ خدام خواہشمند احباب کے جوتے بھی پالش کرتے ہیں۔ ان کی پہلی کوشش بار آور ثابت ہوئی ہے۔

علاوہ ازیں آہستہ آہستہ جرابیں بنانے یا پلاسٹک کی آسان انڈسٹری شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ اس قابل تقلید مثال کی روشنی میں تمام مجالس سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بھی حضور کے ارشاد کی تعمیل میں کوئی نہ کوئی کام کر کے زائد آمدنی پیدا کریں۔ حقیقی خادم وہی ہے۔ جو اپنے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں بجلی کی سی سرعت کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ لہٰذا تمام مجالس حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے عمل کریں۔ اور اپنی ماہوار رپورٹ میں اس کا ذکر کیا کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تشکیل عہدیداران مجلس عاملہ مرکزیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۹۵۳ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران مجلس عاملہ کی منظوری فرمائی ہے۔

نمبر	عہدہ	نام
(۱)	نائب صدر ۱	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
(۲)	″ ۲	صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
(۳)	معتمد	ملک محمد رفیق
(۴)	مہتمم مال	قریشی عبد الرشید صاحب
(۵)	مہتمم تعلیم	مولوی غلام باری صاحب سیف
(۶)	مہتمم خدمت خلق	میر داؤد احمد صاحب
(۷)	مہتمم تربیت و اصلاح	مولوی غلام باری صاحب سیف
(۸)	مہتمم وقار عمل	چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر
(۹)	مہتمم ذہانت و صحت جسمانی	ملک محمد رفیق
(۱۰)	مہتمم تجنید	سید جواد علی صاحب
(۱۱)	مہتمم تبلیغ	چوہدری شبیر احمد صاحب
(۱۲)	مہتمم ایثار و استقلال	″ ″
(۱۳)	مہتمم عمومی	مولوی محمد صدیق صاحب
(۱۴)	مہتمم اطفال	مولوی نور الحق صاحب انور
(۱۵)	مہتمم تحریک جدید	مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
(۱۶)	مہتمم تنفیذ	حسن محمد خان صاحب عارف
(۱۷)	محاسب	چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احباب کرام سے ایک درخواست: ہندوؤں اور اینگلو انڈین عیسائیوں میں تبلیغ کے لئے خاکسار کو بنگالی زبان اور انگریزی زبان میں ہر قسم کے لٹریچر کی سخت ضرورت ہے۔ میں لٹریچر کی تلاش میں ہوں۔ امید ہے کہ مشرقی پاکستان کے ذمہ دار احمدی دوست اس بارے ہیں فوری توجہ فرما کر خاص طور پر شکریہ کا موقعہ دیں گے (سید صمصام الدین احمد مبلغ اڑیسہ مقیم سیری پار۔

P.O. ABHOYAMUKHR. Dist Puri (Orissa)

وفات:۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے عبد الشکور خان صاحب ابن جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب سابق ناظر صدر انجمن احمدیہ ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد ۱۱ مارچ بروز جمعرات صبح ۵ بجے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت سے عموماً اور درویشان قادیان سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے مولا کریم مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔ نیز مختلف جماعتوں سے نماز جنازہ غائب ادا کرنے کی بھی استدعا ہے

(عبد المنان خان از ربوہ)

معلومات عامہ

سندھ کا مشہور حفاظتی بند — بیگاری

دریائے سندھ جس پر ایک طرف اس صوبہ کی زندگی کا انحصار ہے۔ دوسری طرف اس صوبہ کے لاکھوں انسانوں کے لئے مسلسل تشویش وہراس کا سبب بھی ہے۔ یہ دریا جو ایک طرف کروڑوں ایکڑ زمین کو لہلہاتے ہوئے کھیتوں میں تبدیل کرتا ہے۔ دوسری طرف انہیں غرقاب کرنے کا خطرہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ اور اپنے کنارے بسنے والے لاکھوں افراد کو آب کلانی کے موسم میں مسلسل دردسری کا شکار رکھتا ہے۔ اس کی افتاد طبع کا ایک ادنیٰ کرشمہ یہ ہے۔ کہ اکثر و بیشتر مقامات پر اس کا بہاؤ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے۔ اور یہ دریا دس سے لے کر پندرہ میل کی چوڑائی میں مسلسل آنکھ مچولی کھیلتا رہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سندھ کے پاسبانوں نے جہاں ایک طرف دریا پر سکھر بند اور کوٹری بند (جس کی تعمیر آئندہ سال مئی تک مکمل ہو جائیگی) جیسی عظیم الشان تعمیرات کے ذریعہ صوبہ کی اقتصادی اور معاشی زندگی کو ایک نئے اور خوشگوار انقلاب سے دوچار کیا۔ اور کروڑوں ایکڑ زمین کے دامن کو لہلہاتے کھیتوں سے مزین کیا۔ وہاں اس دریا کے خوفناک قہقہوں سے لاکھوں ایکڑ زمین بچانے کے لئے سینکڑوں میل لمبے بند تعمیر کئے۔ اور جیتے جاگتے کھیتوں کو سدا بہار رکھنے میں مدد بہم پہنچائی۔

اس قسم کے حفاظتی اقدامات میں سب سے زیادہ اہمیت اور شہرت ۳۳ میل لمبے بیگاری بند کو ہے جو اپنے سینہ پر دریائے سندھ کی طوفان خیزیوں کو روک کر بالائی سندھ کی ۲۷ لاکھ ایکڑ زمین کو سرسبز و شاداب رکھتا ہے۔ اور اس طرح لاکھوں خاندانوں کی مسرت و خوشحالی کو تباہی سے بچا کر صوبہ کی معاشی زندگی کو بدحالی کے بحر ناپیدکنار میں غرق ہونے سے روکتا ہے۔

بندوں کی تعمیر سے قبل صورت حال یہ تھی۔ کہ دریا جس طرف چاہتا تھا۔ رخ کرتا تھا۔ اور جس علاقہ کو چاہتا تھا۔ اپنی طوفانی موجوں سے تاراج کر ڈالتا تھا۔ اور ہزارہا لاکھوں خاندانوں کو بارہ مہینے خوف و ہراس کی حالت میں بسر کرنا پڑتی تھی۔ اس وجہ سے یہ ضروری سمجھا گیا۔ کہ سیلاب کی تباہ کاریوں سے مستقل تحفظ کا کوئی ذریعہ پیدا کیا جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے ۱۷۷۶ء میں بالائی سندھ کے بعض بڑے زمینداروں کو جن کی زمینیں دریا کے کنارے واقع تھیں۔ یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ایک حفاظتی بند تعمیر کیا جائے۔ اور اس طرح بیگاری بند معرض وجود میں آیا۔ اور اجتماعی طور پر اس علاقہ کو سیلاب سے بچانے کی پہلی منظم کوشش عمل میں آئی۔

بیگاری کے علاقہ میں رہنے والوں نے حفاظتی بند کے تعمیر میں حصہ لے کر سندھ کے دوسرے لوگوں کو بھی اس انداز میں سوچنے پر مجبور کیا۔ اور اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی۔ کہ جن علاقوں کو ہر سال دریا کی طغیانی سے خطرہ رہتا ہے۔ وہاں اس قسم کے بند تعمیر کئے جائیں۔ اور چونکہ یہ کام انفرادی سطح پر ممکن نہیں تھا۔ لہٰذا حکومت کو اس کام میں حصہ لینا پڑا۔ اور اس طرح دریا کے کنارے سندھ کے طول و عرض میں تقریباً ایک ہزار میل لمبے حفاظتی بند تعمیر کئے گئے۔ اور ایک حد تک سیلاب سے بچنے کی صورت نکل آئی۔

ان اقدامات کا ایک نتیجہ تو یہ نکلا۔ کہ لاکھوں ایکڑ زمین ہر سال سیلاب کی زد میں آنے سے بچ گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک نئی کشمکش کا آغاز ہو گیا۔ یہ کشمکش طوفانی موجوں اور حفاظتی بندوں کے درمیان تھی۔ ایک طرف تو موجوں کی یہ کوشش ہوتی تھی۔ کہ کسی نہ کسی طرح ان کو توڑ دیا جائے۔ اور اپنے حلقۂ اثر کو بڑھایا جائے۔ دوسری طرف ان بندوں کی یہ خواہش تھی۔ کہ موجوں کا سارا زور اپنے سینہ پر لیا جائے۔ اور اس طرح دریا کو جوش میں آکر پھیلنے اور اپنے حلقۂ اثر کو بڑھانے سے باز رکھا جائے۔ ایک طرف تو بارش اور پہاڑوں کی پگھلی ہوئی برف دریا کے جوش کو بڑھاتی تھی۔ اور دوسری طرف محکمہ تعمیرات کے انجنیر اپنے وسائل سے ان بندوں کو مستحکم بناتے تھے کبھی دریا کو فتح ہوتی تھی۔ اور لاکھوں ایکڑ زمین زیر آب ہو جاتی تھی۔ اور کبھی بندوں کو کامیابی ہوتی۔ اور دریا کی ہلاکت خیزی سے نجات میسر آتی۔ یہ جد و جہد۔ یہ انتھک اور مسلسل جد و جہد بغیر کسی تعطل اور عارضی صلح کے جاری ہے۔ اور اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک موجوں کو پھیلنے اور انسانوں کو ان موجوں کے اضطراب پر کنٹرول کرنے کی خواہش برقرار رہے گی۔

حفاظتی بندوں کی تعمیر اور ان کا مزید استحکام عام طور پر اب سیلاب کے آغاز سے قبل شروع ہو جاتا ہے۔ عام طور پر ایسے مقامات جہاں دریا کے رخ کی تبدیلی کا امکان ہوتا ہے۔ خاص بند سے کچھ فاصلہ پر ذیلی بند تعمیر کئے جاتے ہیں۔ تا کہ اگر دریا بند کے کسی حصے کو کاٹ دے۔ تو دوسرا بند پہلی دفاعی لائن کا کام دے۔ اور پانی کا بہاؤ روک لیا جائے جہاں زیادہ خطرہ ہوتا ہے وہ خاص بند کے علاوہ کئی ذیلی بند تعمیر کئے جاتے ہیں۔

ان حفاظتی بندوں میں محل وقوع کے لحاظ سے سب سے زیادہ اہمیت بیگاری بند کو حاصل ہے یہ بند جو ۳۳ میل لمبا ہے۔ پرانے سکھر سے شروع ہو کر گارنگ اور آرائیں ہوتا ہوا ٹوری بند سے جا ملتا ہے۔ اور بالائی سندھ کو دریا کی طغیانی سے محفوظ رکھنے میں نمایاں پارٹ ادا کرتا ہے۔ چنانچہ اکثر بیگاری بند اور دریائے سندھ کی لڑائی جو آنکھ مچولی سے شروع ہوتی ہے۔ کبھی کبھی معرکہ کارزار کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ اور اس لئے متعدد مقامات پر جہاں دریائے سندھ کے حملہ کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ کئی ذیلی بند تعمیر کر لئے گئے ہیں۔ تا کہ ۱۹۴۲ء اور ۱۹۴۸ء میں دفعتاً کٹ جانے کی وجہ سے بالائی سندھ کو جو عظیم نقصانات پہنچے تھے۔ ان کا مناسب تدارک کیا جا سکے۔

سیلاب کے آغاز سے قبل محکمہ تعمیرات کی طرف سب سے پہلے ان بندوں کی ترائی کی جاتی ہے۔ تا کہ بند کی مٹی دب دبا کر اپنی اصلی حالت پر آجائے۔ اور کسی قسم کا سوراخ نہ رہنے پائے۔ ترائی کے مختلف طریقے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے۔ کہ دریا سے پانی اچھال کر بند کے دونوں طرف کے حصوں کو تر کیا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ بند کے ایک حصے میں ایک نالی بنائی جائے۔ اور اس نالی میں مشین کے ذریعہ پانی پمپ کر کے پہنچایا جائے۔ اور سارے بند کو تر کیا جائے۔ ترائی کے ساتھ بند کے اس کنارے کو جو دریا کے مقابل ہوتا ہے۔ جھاڑیوں وغیرہ کے ذریعہ محفوظ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تا کہ لہروں کے ذریعہ بند کو کٹنے سے روکا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی خاص بند اور ذیلی بند کے درمیانی حصہ کو پانی سے لبریز کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تا کہ درمیانی حصہ پانی کی سطح کے برابر آجائے۔ اور اگر خدانخواستہ خاص بند دریا کا مقابلہ کرنے سے قاصر رہے۔ تو درمیانی حصہ میں دریا کا پانی تیز رفتاری سے داخل نہ ہو۔ اور ذیلی بند جو ایسی صورت میں پہلی دفاعی لائن کا کام دیتا ہے۔ تھپیڑوں سے محفوظ رہے۔

ان تمام حفاظتی تدابیر کے باوجود بند کے کنارے ایک ایک فرلانگ کے فاصلے پر دو دو بیلدار مقرر کئے جاتے ہیں۔ جن کا کام چوبیس گھنٹے بند کی حفاظت کرنا ہے۔

اور تمام صورت حال سے اعلیٰ حکام کو باخبر رکھا ہوتا ہے۔ اور یہ کام یقیناً بے حد اہم ہے۔ اس لئے کہ اگر بند کے کٹنے کی بروقت اطلاع ہو جائے۔ تو صورت حال کو فوراً قابو میں لیا جاتا ہے۔ اور صورتِ حال کو بد سے بدتر ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ اس کا ثبوت اس سال گارنگ کے مقام پر بند کے کٹنے کے واقعہ سے مل سکتا ہے۔ چونکہ حکام متعلقہ کو دریا کے بہاؤ کے رخ سے صبح و شام باخبر رکھا گیا تھا۔ اس لئے جیسے ہی یہ پتہ چلا۔ کہ سکھر سے ۸ میل کے فاصلہ پر دریا بند کے زیادہ قریب آگیا ہے۔ اور اس نے بند کو کاٹنا شروع کر دیا ہے۔ فوراً حکام متعلقہ نے ذیلی بند کی حفاظت کا بندوبست کیا۔ اور پائپ کے ذریعہ خاص بند اور ذیلی بند کے درمیانی حصے کو پانی سے لبریز کرنا شروع کیا۔ اور اس بروقت اقدام کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ جب بند پانی کے بہاؤ سے کٹا۔ تو دریا کافی تیزی کے ساتھ شگاف میں داخل نہ ہو سکا۔ اور ذیلی بند جس نے دفاعی لائن کی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ قطعی طور پر محفوظ رکھا۔ اور بالائی حصہ طغیانی سے بچ گیا۔

اس طرح موضع جو دارو کے حفاظتی بند کے کٹنے کا امکان پیدا ہوا۔ تو محکمہ تعمیرات نے دن رات ایک کر کے پانچ ہفتوں کی قلیل مدت میں ایک نیا ذیلی بند تعمیر کر کے پاکستان کی اس نادر الوجود یادگار کو غرق آب ہونے سے بچا لیا۔ یہ بند مدتوں سے اپنا اہم فرض ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور ادائیگی فرض کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے صوبہ کی معاشی زندگی کو سنوارنے میں اہم پارٹ ادا کیا ہے۔ اور ان کی افادیت زمانہ کے نشیب و فراز کی پابند نہیں۔ آندھی آئے یا پانی۔ اپنی نگہبانی کے فرائض انجام دیتا ہیں۔ یہ بند ایک طرف تو قدرت کے اس فیض عام کو جو اس صوبہ کو دریائے سندھ کے روپ میں عطا ہوا ہے۔ ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ اور دوسری طرف انہی ان لاکھوں خاندانوں کو آباد اور شاد رکھتا ہے۔ جو اس عظیم الشان نڈر اور مست دریا کے کنارے صدیوں تک خوف و ہراس کی زندگی بسر کرتے رہے۔

ضرورت مند احباب توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے درخواستیں یکم اپریل ۱۹۵۴ء تک بنام Director Genral of Civil Aviation Govt of Pakistan Secretariat Block no 31 Karachi.

طلب کی گئی ہیں۔

(۱) Aerodrome Operator ۹ ماہ کی ٹریننگ کے دوران میں -/۸۰ روپے ماہوار الاؤنس۔ بعد میں تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۷۵-۲۵/۲--/۳۰۰ تعلیم انٹر سائنس یعنی الیف۔ ایس سی یا سائنس والا میٹرک جس کو ہوائی اڈہ کے کام کا تجربہ بھی ہو۔

(۲) Aerodrome Fire Operator اردو یا بنگالی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ سابقہ تجربہ اور انگریزی بول سکنے کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰

(۳) Junior draftsman Tracer میٹرک دو سال کا تجربہ بطور ٹریسر۔ انجینئرنگ ادارے کے ساتھ تعلق رکھنے والے کو ترجیح۔

تنخواہ: ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۵۰ - ہر سہ آسامیوں میں عمر کی شرط۔ یکم جون ۱۹۵۴ء کو ۲۵ سال سے کم۔ (پاکستان ٹائمز ۷/۳/۵۴) (ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست دعا:۔ میری ہمشیرہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ شدید بیمار ہیں۔ حالت نازک ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار قریشی فصیح الدین

نہر سویز اور اسرائیل!

نہر سویز اور اسرائیل گذشتہ چند سالوں سے دنیا کی بعض بحری شاہراہیں نزاع کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ ایک طرف اگر نہر پانامہ کے متعلق اہل پانامہ اور امریکہ اُلجھ رہے ہیں۔ تو دوسری جانب دانیال اور باسفورس کے ابنائے ترکی اور روس کے مابین اُلجھن پیدا کر رہے ہیں۔ اور نہر سویز کا تنازعہ مصر اور برطانیہ کے مابین ایک پیچیدہ مسئلہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ سویز محض مصر و برطانیہ کے مابین ایک متنازعہ مسئلہ نہیں۔ بلکہ اسرائیل اور مصر کے لئے بھی باعث نزاع ہے۔

اسرائیل اور مصر کا تنازعہ کچھ ایسی پیچیدگی اختیار کر چکا ہے۔ اور فریقین کی طرف سے ایسی تاویلیں پیش کی جا رہی ہیں۔ کہ بظاہر اس مسئلہ کا حل بہت مشکل نظر آتا ہے۔ مصر اور اسرائیل کے دعاوی کی بنیاد ۱۸۸۸ء معاہدہ قسطنطنیہ اسرائیل اور مصر کے معاہدہ عارضی صلح اور اقوام متحدہ کے منشور پر استوار ہیں۔ چنانچہ یہ مسئلہ کچھ اتنا پیچیدہ ہو گیا ہے۔ کہ بڑے بڑے ارباب فکر و تدبر عاجز آ گئے ہیں۔ اسرائیل کا کہنا ہے۔ کہ نہر سویز کو عالمگیر مسادات سویز بین الاقوامی کی حیثیت حاصل ہے۔ اور اس عالمی شاہراہ کو جنگ یا امن کے زمانے میں کوئی بھی ملک استعمال کر سکتا ہے۔ اسرائیل نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اگر آج مصر اسرائیل پر پابندیاں عائد کر رہا ہے۔ تو کل دوسرے ممالک میں بھی اس قسم کی پابندیاں عائد ہو سکتی ہیں۔

مصر کا کہنا ہے۔ کہ اگرچہ اسرائیل اور مصر کے درمیان جنگ جاری نہیں لیکن مصر کے اسرائیل سے تعلقات کو خوشگوار بھی قرار نہیں دیا جا سکتا ممکن ہے۔ اسرائیل کے جہاز سویز میں داخل ہونے کے بعد مصر کی سرزمین پر اپنی فوجیں اُتار دیں یا اندھا دھند گولہ باری سے خطہ سویز کے مصری شہروں اور دیہات کو نقصان پہنچائیں۔ اس لئے سویز میں داخل ہونے سے پہلے اسرائیل کے جہازوں کی تلاشی اگر یہ ہے۔ مصر کو معاہدہ عارضی صلح کے تحت متوقع حملہ کی روک تھام کا پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ اسرائیلی جہازوں کی تلاشی لے۔ اور ایسی اشیاء اسرائیل نہ پہنچنے دے جس سے اسرائیلی فوج کو تقویت پہنچے۔

اسرائیل کی یہ دلیل بڑی ناقص اور بودی ہے۔ کہ مصر جو سلوک اسرائیل سے کر رہا ہے وہی سلوک وہ دوسرے ممالک سے بھی روا رکھیگا۔ کیونکہ مصر کے دوسرے ملکوں سے تعلقات بالکل مختلف ہیں۔ اسرائیل اور مصر دونوں صلح کے متمنی ہیں۔ لیکن ان دونوں میں سے کسی نے بھی ایسا اقدام نہیں کیا جو امن پسندی کا آئینہ دار ہو۔

ادھر عرب ممالک نے اسرائیل کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے اسرائیل کو انتہائی مشکلات میں اُلجھا دیا ہے۔ اور اس کے وجود تک کو معرض خطر میں ڈال دیا ہے۔ اس لحاظ سے عرب ممالک کو فوقیت حاصل ہے۔ جس ۱۸۸۸ء کے معاہدہ قسطنطنیہ پر برطانیہ، جرمنی، آسٹریا، ہنگری، ہسپانیہ، فرانس، اٹلی، ہالینڈ، روس، اور ترکی نے دستخط کئے۔ اس وقت مصر ترکوں کے زیر اقتدار تھا۔ اس لئے معاہدہ کی بات نہیں کہہ سکتا تھا۔ اس لحاظ سے اسرائیل کی یہ دلیل بھی ناقص ہو جاتی ہے۔ کہ اس معاہدے کی رو سے اسے سویز میں سے گذرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ اس کے علاوہ مصر کو یہ پورا حق حاصل ہونا چاہیئے۔ کہ زمانہ جنگ میں کسی ملک کے جہاز کو سویز میں سے گذرنے نہ دے۔ اگر مصر کو اس حق سے محروم کیا جائے۔ تو مصر کو یہ مطالبہ کرنے کا پورا اختیار ہوگا۔ کہ زمانہ جنگ میں باسفورس درہ دانیال اور آبنائے باسفورس بھی ہر ملک کے لئے کھلا رہنا چاہیئے۔

اردن کا اقتصادی احیاء

اردن کے ارباب اقتدار ملک کی اقتصادی معاشی بدحالی کو دور کرنے کے لئے انتہائی جد و جہد میں مصروف ہیں۔ تجارت مالیہ اور آمدنی کے دیگر ذرائع میں زبردست انقلاب لایا جا رہا ہے۔ ملک کے قدرتی ذخیرہ کو بروئے کار لانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ملک کے بے آب و گیاہ ریگستانوں کو قابل کاشت بنانے کی ہر ممکن سعی کی جا رہی ہے۔ لیکن اقتصادیات میں توازن پیدا کرنے کے لئے تین منصوبوں پر عمل کیا جا رہا ہے۔

پہلے منصوبے کے مطابق فلسطین کے تعلیم یافتہ عرب نوجوانوں کو اردن کے مغربی تعلیم یافتہ طبقہ کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز کیا جا رہا ہے جو ارباب سیاست کے منظور نظر تھے اور ذاتی اثر و رسوخ سے بڑے بڑے عہدے سنبھالے بیٹھے تھے۔ دوسرے منصوبے کے تحت ان معدنی ذخائر کو بے نقاب کیا جائیگا جو نقل و حرکت کے مناسب ذرائع نہ ہونے کی وجہ سے زمین کی گود میں محفوظ ہیں۔ اس منصوبے کے تحت بنجر اراضی کو بھی قابل کاشت بنایا جائے گا۔ تیسرا منصوبہ مقدس مقامات اور زیارت گاہوں سے متعلق ہے۔ قدیم تہذیب کے متعدد آثار قدیمہ اب تک اردن میں مدفون پڑے ہیں۔ ارباب اقتدار کا خیال ہے۔ کہ اگر ان آثار قدیمہ کو بے نقاب کر دیا جائے۔ اور نقل و حرکت کے مناسب ذرائع بہم پہنچا دیئے جائیں۔ تو سیاح ہزاروں کی تعداد میں ہر سال یہاں آنا شروع کر دیں گے۔ اور اس طرح اردن کی آمدنی میں خاصا اضافہ ہو جائیگا۔

گذشتہ سال اردن کی پارلیمنٹ نے ملک کے اقتصادی معاشی احیاء کے لئے ایک ترقیاتی بورڈ بھی قائم کیا تھا۔ اس بورڈ نے متعدد ترقیاتی منصوبے وضع کئے ہیں۔ اور غیر ملکی سرمایہ کاری سے ملک کی حیثیت کو بڑی حد تک خوشگوار بنا دیا ہے۔ ترقیاتی بورڈ نے نقل و حرکت کے ذرائع کی طرف خاص توجہ دی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال یروشلم کے فضائی مستقر پر دکلندیہ میں توسیع کی اور عمان سے کرک قبہ اور یروشلم تک نئی سڑکیں تعمیر کیں۔ اس کے علاوہ حجاز ریلوے کی اصلاحی کاموں کے لئے قرضہ بھی دیا۔ حجاز ریلوے اب اقبہ کو بحیرہ احمر سے ملانے کی کوشش بھی کر رہی ہے۔ [illegible]

پاکستانی ریلوے انجینئر کی برطانیہ میں تربیت

لندن دبذریعہ ریڈیو) کولمبو منصوبہ کی فنی تعاون باہمی کی اسکیم کے تحت جو دو سو افسر تربیت لینے کی غرض سے پچھلے کچھ عرصہ میں برطانیہ آئے ہیں۔ ان میں پاکستان کے مسٹر احمد عبد الرحمٰن بھی ہیں۔ جوان دنوں ڈربی کے انجن کے کارخانوں میں ریلوے انجینئرنگ کے متعدد پہلوؤں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مسٹر رحمن جولائی مانچسٹر کے ضلع میں ریلوے انجنوں کی دیکھ بھال اور انہیں چلانے کے کام کے ذمہ دار ہیں۔ برطانوی ریلوے کے کارخانوں میں چھ مہینے گزار دیں گے انہیں تین مہینے تو ڈربی میں ڈیزل سے چلنے والے بجلی کے انجنوں کی تعمیر دیکھ بھال اور انہیں چلانے کے کام کی تربیت لینے میں اور تین مہینے کرو میں گذارنے ہوں گے۔ جہاں جدید طرز پر بھاپ سے چلنے والے انجنوں کا ساز و سامان تیار کیا جاتا ہے۔ ان کے پروگرام کے اس حصہ کو برطانیہ کی وزارت محنت اور قومی خدمت ترتیب عمل میں لا رہی ہے۔

مسٹر رحمن اس سے پہلے ایسٹ انڈیا ریلوے کے محکمہ میں چار سال گذار چکے ہیں۔ جہاں سے انہوں نے اعزاز کے ساتھ آخری امتحان پاس کیا تھا۔ انہوں نے علیگڑھ یونیورسٹی سے [illegible] میں بی۔ ایس۔ سی کی سند حاصل کی تھی۔ اس کے علاوہ وہ لندن کے فنی انجینئروں کے اداروں سے بھی سند حاصل کر چکے ہیں۔

شام میں تین ماہ کے اندر عام انتخابات

دمشق ۱۶ مارچ :۔ آج یہاں شامی پارلیمنٹ کا جسے سابق صدر ادیب شیشکلی نے سال ۱۹۵۱ء میں توڑ دیا تھا۔ دوبارہ اجلاس ہوا۔ جس میں سابق فوجی حکومت کے خلاف قرارداد ملامت پاس کی گئی۔ پارلیمنٹ نے آئندہ تین ماہ کے اندر عام انتخابات کی تجاویز کی منظوری دینے کے علاوہ صدر ہاشمی الاتاسی کو ادیب شیشکلی کابینہ کا استعفیٰ مسترد کر دیا۔ مسٹر ہاشمی الاتاسی کو ادیب شیشکلی کی جگہ حالیہ فوجی انقلاب کے بعد شام کا صدر بنایا گیا۔

لاہور ۱۶ مارچ:۔ یہاں مال روڈ جو ایمپل اور فیشن ایبل دوکانات کا مرکز ہے۔ شاہ عراق کی آمد کی خوشی میں ایک دلکش منظر پیش کر رہی ہے۔ ۱۶ میل کے علاقہ کو جہاں سے شاہی سواری کو گذرنا ہے خوب آراستہ کیا گیا ہے۔ جا بجا دروازے اور محرابیں تعمیر کی گئی ہیں۔ شاہ عراق ۱۸ مارچ کو راولپنڈی سے لاہور روانہ ہوں گے۔

امریکی اور جنوبی کوریا کے سپاہیوں میں گولی چل گئی

تائیگو (کوریا) ۱۶ مارچ :۔ کل رات تائیگو کے ایک بازار میں امریکی فوجی پولیس نے دو امریکی سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ اس سے قبل بازار میں خوب گولی چلی۔ اس فساد میں کوریا کے تین آدمی ایک عورت اور دو امریکی سپاہی زخمی ہو گئے۔ یہ جھگڑا تین امریکی دو کوریائی سپاہیوں اور ایک شہری کے درمیان شروع ہوا تھا۔ جب جنوبی کوریا کی فوجی پولیس کو امریکیوں کو فرار ہونے سے روکا تو ایک امریکی سپاہی نے ایک گارڈ سے رائفل چھین کر بھڑا دھڑ فائرنگ شروع کر دیا۔ گولیاں تاروں اور دیوار کو عبور کر کے کئی مکانات میں داخل ہو گئیں۔

لندن ۶ مارچ۔ مصدقہ استنبول سے آمدہ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ روس اور جیکوسلاویکیہ ترکی کے ساتھ تجارت بڑھانے کیلئے عدم اُٹھا رہے ہیں۔ اب تک روس بلغاریہ کی وساطت سے سامان منگاتا تھا۔ لیکن اب کچھ براہ راست آرڈر بھی دے رہا ہے یہ معلوم نہیں ہے کہ آیا ان اقدامات کا کوئی تعلق پاک ترکی معاہدہ سے ہے لیکن یونان کے ساتھ سابقہ روسی تجارت کا مقصد صاف بلقان میں تخریب پیدا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ تعلقات یونان کے لئے اطمینان بخش ثابت نہیں ہوئے۔

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات

معہ جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

اُردو اور انگریزی میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق اطہرا:۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۱ روپیہ۔ مکمل کورس تحکیس ۲۵ روپے:۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ایک کروڑ ۲۰ لاکھ گز کپڑے کی تقسیم

کراچی ۱۷ مارچ۔ غیر ممالک سے درآمد ہونیوالے اس کپڑے کی تقسیم ۲ اپریل ۱۹۵۴ء سے شروع ہو جائے گی۔ جو حکومت نے اپنی اس پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے درآمد کیا ہے کہ ملک میں کپڑے کی قلت کو دور کیا جائے۔ صارفین حکومت کے منظور شدہ تاجروں سے مختلف قسم کا کپڑا جس میں قمیص کا سفید کپڑا شامل ہے۔ حکومت کی منظور کردہ شرحوں پر خرید سکیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ شہری ضروریات کے لئے کپڑا کافی مل سکے گا شہروں کے لئے جو پہلی کھیپ دی گئی ہے۔ وہ دس گز فی کس کپڑے کے اوسط سے ہے۔ برطانیہ ہالینڈ اور ہندوستان سے تقریباً ۲ کروڑ گز کپڑا آرہا ہے۔ اور اس کا بیشتر حصہ اپریل کے آخر تک بندرگاہ کراچی میں پہنچ جائے گا۔ اس میں سے ۳ لاکھ ۹۹۲ ر ۳ ر ۷ ر ۳ گز کپڑا جاپان سے ۱۲۰ لاکھ گز کپڑا اور پہونچ جائے گا۔ جس کے بعد حکومت ملک میں کپڑے کی تقسیم شروع کر دے گی۔ اگرچہ اس کپڑے سے صارفین کی فوری ضروریات پوری ہو جائیں گی لیکن خان عبدالقیوم خاں وزیر صنعت نے دو کروڑ روپے تک کی قیمت کا مزید کپڑا اور درآمد کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ اس کے لئے تاجروں کو لائسنس بھی دے دیئے گئے ہیں۔ توقع ہے کہ اس دوران میں دیسی کپڑے کے متعلق پالیسی کا فیصلہ ہو جانے سے جس کی جلد توقع ہے۔ ملک میں کپڑے کی قلت کی تکلیف دور ختم ہو جائے گا۔

امریکی جماعت پاکستان کیلئے روانہ ہوگئی

واشنگٹن ۱۶ مارچ۔ امریکی بری بحری اور فضائی فوج کے ماہروں کی ایک جماعت کل بذریعہ طیارہ امریکہ سے پاکستان روانہ ہوگئی۔ یہ جماعت امریکہ کے فوجی امداد کے پروگرام کے تحت پاکستان کی دفاعی ضروریات کا جائزہ لے گی۔ بریگیڈیر جنرل ہیری ایف میرز جو شرقی ریاستہائے متحدہ میں طیارہ شکن فوج کے کمانڈار ہیں اس جماعت کے قائد ہیں۔ یہ جماعت کراچی پہنچنے سے قبل پاکستان کے سیکرٹری برائے دفاع اسکندر مرزا سے جو لندن میں ہیں۔ ملاقات کرے گی۔ یہ جماعت گیارہ افراد پر مشتمل ہے۔

مصری اور برطانوی فوج میں تصادم

برطانوی فوج کے چار سپاہی ہلاک و زخمی

قاہرہ ۱۶ مارچ۔ قاہرہ میں برطانوی سفارتخانے نے اعلان کیا ہے کہ کل رات اسماعیلیہ اور فیاض کے درمیان مصریوں کے ایک مسلح دستے نے حملہ کر دیا اور دو برطانوی فوجیوں کو ہلاک اور دو کو شدید زخمی کیا۔ دو برطانوی فوجی ابھی تک لاپتہ ہیں۔ زخمی ہونے والے ایک فوجی کی حالت نازک ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جب برطانوی فوج نے مصریوں پر فائرنگ شروع کی تو یہ لوگ فرار ہو گئے۔

مولانا مسعود عالم ندوی کا انتقال

کراچی ۱۷ مارچ۔ عربی کے مشہور عالم مولانا مسعود عالم ندوی جو کراچی میں جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے لئے کراچی آئے تھے آج شب ۱ بجکر ۲۵ منٹ پر انتقال کر گئے۔ وہ

صدر آئزن ہاور کانگریس کی منظوری کے بغیر ہی جنگ کا اعلان کر سکتے ہیں

واشنگٹن ۱۷ مارچ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے آج اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر لندن یا پیرس پر بمباری ہو جائے یا میثاق اوقیانوس کے کسی ممبر ملک پر یا کسی امریکی ملک پر حملہ ہو جائے تو صدر آئزن ہاور کو یہ پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ کانگریس (مجلس قانون ساز) کی منظوری کے بغیر امریکہ کی طرف سے اعلان جنگ کر دیں۔

وزیر اعظم نے لاہور جانا ملتوی کر دیا

کراچی ۱۶ مارچ۔ وزیر اعظم محمد علی نے مصروفیات کے باعث کل لاہور روانگی ملتوی کر دی ہے۔ وہ لاہور میں تعلقات دولت مشترکہ کی کانفرنس کے افتتاح کے لئے جانیوالے تھے۔ اب یہ رسم وزیر خارجہ ادا کرینگے

سہروردی اور افضل الحق کی گورنر سے ملاقات

ڈھاکہ ۱۷ مارچ۔ متحدہ محاذ کے لیڈر مسٹر سہروردی اور مسٹر فضل الحق نے کل گورنر مشرقی بنگال چودھری خلیق الزمان سے ملاقات کی۔

بلیڈ لازمی اشیاء کی فہرست سے خارج

کراچی ۱۷ مارچ۔ قیمتوں کے کنٹرول کے قانون ...... کے تحت چیف کمشنر کراچی مسٹر نقوی نے سیون او کلاک۔ بلیو جیلٹ۔ تھن جیلٹ۔ ہیٹ پنکٹل۔ ریڈل۔ پانامہ اور سورڈ بلیڈوں کو لازمی اشیاء کی فہرست سے خارج کر دیا ہے۔

شاہ عراق اور امیر عبدالالہ ڈاکٹر آف لاء ہوگئے

پشاور ۱۶ مارچ۔ پشاور یونیورسٹی میں آج سہ پہر کو عراق کے بادشاہ فیصل ثانی اور امیر عبدالالہ کو ڈاکٹر آف لا کی اعزازی ڈگریاں دی گئیں۔ پشاور یونیورسٹی سے ڈگری پانیوالے یہ پہلے بادشاہ ہیں بادشاہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں اس ملک کے تعلیم یافتہ طبقے میں آکر بہت مسرور ہوا ہوں۔ کل یہ دونوں وارسک جائیں گے اور دوپہر کو پشاور واپس آجائیں گے۔ شہریوں کی طرف سے انہیں سپاسنامہ پیش کیا جائے گا۔ اور شب کو گورنر کی طرف سے ضیافت ہوگی۔

ہ جماعت کے شعبہ عربی کے انچارج تھے اور چھ ماہ کی نظر بندی کے بعد حال ہی میں رہا ہوئے تھے۔ ان کی نماز جنازہ جامعہ مسجد پیر الٰہی بخش کالونی میں کل صبح ۹ بجے ادا کی جائے گی۔

بھارت نے امریکن مبصرین کی واپسی کا باقاعدہ مطالبہ نہیں کیا

نہرو کا انکشاف

نئی دہلی ۱۶ مارچ۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج پارلیمنٹ میں کہا ہے کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے مبصرین میں امریکی قومیت کے مبصرین کے سلسلے میں بہت جلد اقدام کیا جائیگا۔ کیونکہ ان کی موجودگی برقرار نہیں رہ سکتی۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ انہیں ناپسندیدہ اشخاص اس لئے قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کہ یہ معاملہ شخصی بنیاد پر نہیں ہے بلکہ عام طریقہ سے حل کیا جائے گا۔ ایک سوال پر کہ سرکاری طور پر یہ معاملہ آگے بڑھانے کے بجائے نیم سرکاری طور پر کیوں آگے بڑھایا جارہا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو اتنی پریشانی میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ مجھے امید ہے کہ اقوام متحدہ اس سلسلہ میں جلد کوئی قدم اٹھائے گی۔ پاکستان کو امریکی امداد ملنے کے فیصلہ کے بعد امریکی مبصرین کو غیر جانبدار نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہم نے اقوام متحدہ کے سکرٹریٹ کو اپنے نظریات سے آگاہ کر دیا ہے۔ جب پنڈت نہرو کی توجہ مبصرین کے متعلق پاکستانی وزیر خارجہ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ امریکہ اور اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کے بیانات کی طرف مبذول کرائی گئی۔ تو پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ یہ معاملہ صرف بھارت اور اقوام متحدہ کے درمیان ہے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ ہم دوسرے لوگوں کے سوچنے اور کہنے سے متاثر نہیں ہو سکتے۔ امریکی مبصرین کا مزید رہنا درست نہیں ہے۔ ہم نے سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کو اس سلسلہ میں بتا دیا ہے ان کا بیان عام تھا۔ اس کا تعلق خاص طور پر اس مسئلہ سے نہیں تھا۔ ہمارا نظریہ واضح ہے ہم اس پر قائم رہیں گے۔

شاہ عراق کے ساتھ دورہ کرنیوالے اخباری نمائندوں کے طیارے کو حادثہ

کوئٹہ ۱۶ مارچ۔ پاکستان کی فضائی فوج کا طیارہ جس میں شاہ عراق کے ساتھ پاکستان کا دورہ کرنے والے اخباری نمائندے اور فوٹوگرافر سوار تھے آج کوئٹہ کے ہوائی اڈے پر جب پرواز کرنے لگا تو اس کا ... [illegible] ... میں دھنس گیا اس وجہ سے یہ طیارہ پرواز [illegible]

پاکستان عرب کلچرل ایسوسی ایشن کے نئے انتخابات

کراچی ۱۶ مارچ۔ یہاں مرکزی پاکستان عرب کلچرل ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس بصدارت عزت مآب ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم و صدر ایسوسی ایشن ہذا منعقد ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ صدر اعلیٰ ڈاکٹر قریشی صاحب نائبین صدر مسٹر غیاث الدین پٹھان۔ سفیر مصر۔ سفیر حجاز۔ سفیر عراق۔ سفیر شام۔ معتمد عمومی پروفیسر حسن الاعظمی۔ خازن ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی ارکان عاملہ خان بہادر عبداللطیف خان۔ سلیٹھ حاجی داؤد ناصر۔ شیخ سلیمان ابوعوش نمائندہ حکومت کویت۔ پروفیسر الہاشمی شامی۔ ابوالوفا محمد عبدالحق صدر ثانوی تعلیمی بورڈ ڈاکٹر رفیع الدین۔ قاضی ناصر الدین احمد ایڈووکیٹ شیخ رحمت اللہ

نیز مجلس عاملہ نے متفقہ طور پر ان ذیلی مجالس کا انتخاب و الحاق کیا (الف) ذیلی مجالس برائے عربک کالج کراچی (صدر) پروفیسر حلیم وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی (ناظم اعلیٰ) پروفیسر حسن الاعظمی (ارکان) ڈاکٹر صوفی۔ ڈاکٹر ظہیر علی۔ پروفیسر الہاشمی شامی محمد عبدالحق (ب) ذیلی مجلس برائے دارالعلم التالیف و ترجمہ (صدر) فضل الرحمٰن صاحب سابق وزیر تعلیم و تجارت (ناظم اعلیٰ) حسن الاعظمی (ارکان) ڈاکٹر صوفی ڈاکٹر ظہیر علی۔ محمد عبدالحق (ج) ذیلی مجلس برائے عرب آفس (ناظم اعلیٰ) ادریس رشید تونسی (ارکان) عبدالخالق دہلوی تاجر سگریٹ۔ حاتم علوی ڈائرکٹر اسٹیٹ بنک ذیب معین نواز جنگ سابق وزیر خارجہ حیدرآباد (د) ذیلی مجلس برائے پاک مصر ایسوسی ایشن (ناظم اعلیٰ) رحیم اختر کابل نمائندہ بی بی سی و دیگر ارکان منتخبہ۔

کھوکھراپار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی ۱۶ مارچ ۱۵ مارچ کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کھوکھراپار کے راستے سے آنے والے مہاجرین کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا ۱۵ مارچ سے ۲۱ مارچ کے ہفتہ کے دوران میں کھوکھراپار کے راستے سے ۱۲۰۹ مہاجر مغربی پاکستان میں داخل ہوئے جبکہ اس سے پہلے کے ہفتہ میں ۸۸۰ مہاجر آئے تھے فروری ۱۹۵۴ء سے صرف کھوکھراپار کے راستہ سے پاکستان آنے والے مسلمانوں کی تعداد اب ۹،۷۴۸ ہوگئی ہے۔ واضح رہے۔ کہ کھوکھراپار کے راستے سے آنے والے مہاجرین کی تعداد میں ۱۹۵۴ء کی جنوری سے بتدریج اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱